حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری ؒ

مترجم
علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ لاہور

کلامُ المرغوُب

ترجمۂ

کشفُ المحجوُب

تصوف کی لازوال اور شہرۂ آفاق کتاب

تصنیفِ عظیم

ابوالحسن سید علی بن عثمان ہجویری قدس سرہ العزیز

مترجم

علامہ ابوالبرکات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ۔ کراچی ۰ پاکستان

نام کتاب	کشف المحجوب
تصنیف عظیم	ابوالحسن سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	ابوالحسنات سید محمد احمد قادری
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تاریخ اشاعت	اپریل 2002ء
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z41
قیمت	150/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

فیکس:۔ 042-7238010

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

ہے بچیں ــــــــ اس بارے میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔

اور حقیقت یہ ہے کہ نفی تخصیص ولی تخصیص نبی کو مستلزم ہے۔ اور یہ صریح کفر ہے۔

اور عام حشویہ تخصیص کو تو روا رکھتے ہیں لیکن یہ کہتے ہیں کہ اولیاء تھے اب نہیں رہے (اور اس خیال کا بھی یہی نتیجہ ہے کہ) انکار ماضی و مستقبل دونوں انکار ہیں۔ اس لیے کہ ایک طرف کا انکار دوسری طرف سے بدتر نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے برہانِ نبوت کو آج تک باقی رکھا ہے اور اولیاء کرام کو اس برہان کے اظہار کا سبب بنایا ہے تاکہ مسلسل آیات وحجت صداقت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پیوستہ طریق پر ظاہر و باہر رہیں۔ اور ان ہستیوں کو خصوصیت سے والیانِ عالم بنایا ہے۔

ہیں اور اولیاء کرام کے اقوال اس کی تائید میں ناطق ہیں۔ اور مجھے خود بھی اس بحث میں بحمد اللہ تعالیٰ بہت احادیث واضح طور پر پہنچی ہیں۔

لیکن ان چار ہزار اولیاء کرام میں جو ارباب حل وعقد ہیں۔ جنہیں سرہنگانِ درگاہِ حق تعالیٰ کہا جاتا ہے وہ تین سو نفوسِ قدسی ہیں جنہیں اصطلاحِ تصوف میں اخیار کہتے ہیں اور چالیس وہ ہستیاں ہیں جنہیں ابدال کہتے ہیں اور سات وہ ہیں جنہیں ابرار کہتے ہیں۔ چار وہ ہیں جنہیں اوتاد کہتے ہیں۔ تین وہ ہیں جنہیں نقیب کہتے ہیں۔ ایک وہ ہے جو قطب کہلاتا ہے اور اسے غوث بھی کہتے ہیں۔ اور یہ تمام ایک دوسرے کو جانتے اور پہچانتے ہیں۔ اور نظامِ معاملات وامور تصرف میں ایک دوسرے کے اذن واجازت کا محتاج ہے۔ اور اس پر احادیث ناطق ہیں اور اربابِ حقیقت اس کی صحت پر متفق ہیں۔ اس کی مزید شرح وبسط کے لیے یہ جگہ موزوں نہیں۔ اس لیے کہ یہاں مقصود بیان یہ نہیں ہے۔ اس جگہ عام طور پر عوام یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیا کہا گیا کہ وہ خاصانِ بارگاہ ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے اور وہ ہر ایک ولی ہوتا ہے۔

لازم تو یہ ہے کہ ہر ایک ولی اپنی عاقبت کی طرف سے امن میں ہو اور یہ محال ہے کہ معرفت ولایت امن کی مقتضی ہو۔ اس لیے کہ جب یہ ممکن ہے کہ مومن اپنے ایمان سے عارف ہو مگر یہ ضروری نہیں کہ عرفانِ ایمان کے ساتھ مامون بھی ہو تو پھر یہ بھی ضرور ممکن ہے کہ ولی اپنی ولایت سے عارف ہو کر مامون نہ ہو۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ بوجہ کرامت حق تعالیٰ ولی کو اس کی صحتِ حال اور مخالفتِ نفس کی وجہ سے نگاہ میں رکھے اور نہیں امن عاقبت کا بھی عارف فرمائے۔ اس میں